حیدرآباد کے گذشتہ فساد اور دو مہدوی نوجوانوں کی شہادت کے مختصر حالات

شہداء کے جنازوں کا جلوس پچیس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کی شرکت، مسلمانوں کے صبر و تحمل کے عدیم المثال امن و امان کیلئے شیر اسلام الحاج عالی جناب مولوی نواب بہادر یار جنگ بہادر مہدوی کی حیرت انگیز تقریریں

ایک مجروح جس نے بچشم خود یہ دردناک منظر دیکھا اور سخت زخمی ہوا ہے اور جس کا نام ابراہیم خاں مہدوی ہے۔ نامہ نگار کے استفسار پر حسب ذیل واقعات سنائے۔ "میں مع اپنے آٹھ دوستوں کے جن میں مقتولین محمد نواز خاں ابن جمعدار یوسف خاں صاحب چنچل گوڑہ اور سید مبارک عرف اللہ بندہ میاں صاحب بن شاہ صاحب میاں صاحب چنچل گوڑہ شامل تھے اپنے چند دوستوں کی خیریت پرسی کے لئے ساڑھے پانچ ساعت شام چوراہا جنسی (متاثرہ رقبہ) پہونچے اپنے دوستوں سے ملاقات کی واپسی پر پولس نے ہمیں روکا اور واپس جانے کیلئے کہا چونکہ شام ہوچکی تھی اور ہم اپنے گھروں کو لوٹنا چاہتے تھے اس لئے ہم نے ایک دوسرا سیدھا راستہ اختیار کیا ہم راستہ طے کر رہے تھے کہ ایک گلی کے پاس چند بدمعاش ملے جو مسلمانوں کا لباس پہنے کھڑے تھے انہوں نے ہمیں روکا اور کہا کہ آپ لوگ اس راستہ سے نہ جائیں کیونکہ بدمعاش آریہ سماجیوں اور لودھوں کا زبردست مجمع وہاں کھڑا ہے انہوں نے ایک دوسری گلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ ادھر سے تشریف لے جائیں اس راستہ میں خطرہ نہیں ہے ہم نے ان بدمعاشوں کو ہمدرد مسلمان سمجھ کر اُن کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور اُن کی بتائی ہوئی گلی کی طرف چل پڑے اس اثنا میں ایک عرب کا لڑکا بھی اپنے ساتھ شامل ہوگیا جو کسی دوسرے محلے کو جانا چاہتا تھا۔ ہم بالکل نہتے اُس تنگ گلی سے جارہے تھے، شہید نواز خاں، سید مبارک اور عرب کا لڑکا ہمارے آگے آگے تھے اس گلی میں سو قدم کے فاصلے پر ہم کو دو چار مسلح لودھے دکھائی دیے جنہوں نے ہماری صورتیں دیکھ کر راہ فرار اختیار کی۔ مرحوم نواز خاں نے اس حالت کو دیکھ کر کچھ اندیشہ کا اظہار کیا اور واپس چلنے کی ترغیب دی لیکن دوسروں کی رائے تھی کہ اسی راستے سے چلیں کیونکہ اس راستے کے بے خطر ہونے کا ہمیں یقین دلایا گیا تھا۔ ہم ایک دوسری گلی میں پہونچے اچانک پتھروں کی بارش شروع ہوگئی اور چاروں طرف سے تین چار سو لودھوں کا مجمع ہم پر ٹوٹ پڑا۔ ہمارے چند ساتھی جو ہم سے پیچھے چلے آرہے تھے زخمی ہوکر بھاگ گئے چونکہ ہم چاروں آگے آگے چل رہے تھے اتنی مہلت نہ ملی کہ ہم واپس ہوسکیں بے شمار لکڑیاں اور تلواریں ہم پر برس رہی تھیں میں نے مار کھاتے ہوئے اتفاقاً ایک لودھے

کی لکڑی چھین لی اور اُس کو گھمانے لگا میں نے دیکھا کہ نواز خاں اور سید مبارک خالی ہاتھ اپنے آپ کو بچانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اچانک سید مبارک کے سر پر ایک بڑا سا پتھر گرا اور لکڑیوں کی بے شمار ماروں میں زمین پر آرہے۔ اس کے ایک منٹ بعد نواز خاں نے بے شمار لکڑیوں لٹھوں اور تلواروں کی بارش میں ہمیشہ کے لئے اس دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔ مجھ پر بھی تلواروں اور لکڑیوں کی مار پڑ رہی تھی جسم پر بے شمار زخم آچکے تھے لیکن میں نے ایک لودھے کی تلوار گرالی جس نے میرے جسم پر کئے ضربیں لگائی تھیں میں تلوار کو گھماتے ہوئے چند منٹ تک مقابلہ کرتا رہا اتنے میں ایک جگر خراش آواز آئی میں نے پھر کر دیکھا کہ اُس عرب لڑکے کو جو ہمارے ہمراہ تھا بدمعاش ذبح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس منظر نے میری آنکھوں میں سیاہی دوڑادی اور میں مقابلہ کرتا ہوا سڑک پر آگیا پولس کھڑی ہوئی تھی اس نے مجھ سے کچھ پوچھا میں نے کچھ جواب دیا اس کے بعد زخموں کی تکلیف کی وجہ میری حالت خراب ہوتی گئی اور میں بے خبر ہوگیا۔ یہ افسوس ناک حادثہ ایک ایسے محلے میں ہوا جہاں بجز لودھے اور آریہ سماجیوں کے کوئی دوسری قوم نہیں ہے اور اس محلہ کا نام دھول پیٹ کہلاتا ہے۔ پولس نے زخمیوں کو ہسپتال پہونچا دیا محمد نواز خاں اور سید مبارک صاحب کی شہادت کی خبر ہونے پر قوم نے احتجاج کرکے ہسپتال سے دونوں شہیدوں کی نعشیں حاصل کیں۔ چونکہ آج بتاریخ

۵ ماہ صفر ۱۳۵۷ھ روز پنجشنبہ بعد زوال تین ساعت کو شہداء کے جنازے جلوس کی شکل میں اندرون شہر لے جانے کی افواہ گرم تھی۔ اور اس کا بھی اندیشہ تھا کہ آج شہداء کی تدفین کے بعد تمام شہر میں ایک فساد عظیم برپا ہوگا اور عام مسلمان اپنے شہداء کے خون کا بدلہ یقینی لیں گے اس افواہ کو سن کر شہر کے بیشتر ہندوؤں نے بارہ بجے سے اپنی دکانیں بند کرنی شروع کیں تقریباً ہزارہا مسلمانوں کی متفرق جماعتیں شہر کے شاہراہوں پر جلوس کا انتظار کرنے لگیں لیکن دو ساعت دوپہر کو یہ معلوم ہوکر مایوسی ہوئی کہ جلوس نقض امن کے خیال سے شہر میں سے نہیں گزرے گا بلکہ چنچل گوڑہ سے (جو بیرون شہر واقع ہے) براہ ملک پیٹ کاچیگوڑہ کے بندگی میاں سید ابراہیم صاحبؒ کے حضیرے کو جو تقریباً چنچل گوڑہ سے دو میل پر واقع ہے لے جایا جائیگا تاہم شہداء کے جنازوں کے ہمراہ پچیس (۲۵) ہزار سے زائد آدمی شریک تھے۔ جلوس تقریباً چار ساعت کو نہایت پرامن طریقے پر حضیرے کی طرف روانہ ہوا۔

حیدرآباد کے مسلمانوں کے قائد اعظم شیر اسلام الحاج عالی جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر نے زبردست اور غضبناک مجمع کو پرامن رہنے کے لئے موثر اور پرزور تقریریں کیں اور اس عظیم الشان مجمع کو قابو میں رکھا۔ دو میل طویل راستے میں امن وامان کی ہدایت کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔

پانچ ساعت شام کو جلوس حضیرہ پہنچا تو نواب صاحب

بہادر نے پھر ایک تقریر کی لوگوں کو شہیدوں کی خون کا واسطہ دیتے ہوئے پرامن طور پر منتشر ہوجانے کے لئے کہا۔ آپ کی اس تقریر نے پچیس ہزار سے زائد مسلح اور پرجوش مسلمانوں کے دلوں پر سحر کا کام کیا وہ انتہائی صبر وسکون کے ساتھ منتشر ہوگئے اور حیدرآباد ایک زبردست شورش سے نجات پاگیا۔ (ماخوذ)

مراسلہ

(حضرت سید الشعراء سید مبارک صاحب صبر حیدرآبادی)

جناب مدیر صاحب! السلام علیکم

آپ کے پرچے وصول ہوتے ہیں علیحدہ کل دارجی بذریعہ منی آرڈر روانہ خدمت فیضدرجت کردیا جائے گا۔ اچانک ایک حادثہ ہوا بارش سے مسجد مبارک کل شہید ہوگئی تعمیر وترمیم کے لئے پانچ صد روپئے سے کم نہ خرچ ہوں گے فی الحال اس تعمیر کے بانی حضرت پیر و مرشد عالی جناب الحاج مولانا مولوی میاں سید مرتضےٰ صاحب قبلہ ہوئے ہیں۔

براہ کرم آپ کے ماہواری پرچے سے حضرت قبلہ کی ہمت کا تعارف کل قوم مہدویہ سے کرا کو اس سید الشعراء صبر کو ممنون فرمائیں گے۔ والسلام۔

سید مبارک صبر سید الشعراء

مدیر مسئول کا سفر حیدرآباد دکن

چونکہ سفر حیدرآباد میں میرا قیام مدرسہ شمسیہ میں رہا بنابریں اس صحبت میں صرف مدرسہ کے مختصر حالات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ . . (تقدیر)

مدرسہ شمسیہ چنچل گوڑہ تقریباً بستر۱۷ہ سال سے قوم کی خدمت انجام دے رہا ہے اس وقت مولانا سید مرتضےٰ صاحب بالکلیہ تمام اخراجات اپنی ذات سے انجام دے رہے ہیں جس کا کافی علم متعدد شائع شدہ روئداد سالانہ سے ہوسکتا ہے۔

آپ نے اپنے ذاتی تین مکان مدرسہ کیلئے وقف کردئے ہیں جن کا کرایہ اس وقت کم از کم ۳۰ تیس روپیہ وصول ہوسکتا ہے۔ ہتھیار۔ فرنیچر۔ لبتر۔ فرش۔ برتن پلنگ وغیرہ مولانا اپنی ذات سے فراہم کرتے ہیں۔

تعمیری کاروبار بھی اکثر جاری رہتے ہیں ہر قسم کے انتظامات وصفائی وپابندی اوقات قابل قدر ہے۔ یہاں اکثر مہمان رونق افروز رہتے ہیں جن کے خدمات بطیب خاطر انجام دئے جاتے ہیں۔ مولانا کی ذات والا صفات میں مہمان نوازی کا ایک خاص ملکہ پایا جاتا ہے۔

اسوقت مدرسہ میں بیرونی مقامات اور حیدرآباد کے بہت سارے طلبہ تعلیم پارہے ہیں جن میں مہدوی۔ حنفی۔ نومسلم۔ نومصدق بھی ہیں۔ سرکاری نصاب کے ساتھ ساتھ فارسی۔ عربی۔ صرف نحو۔ ادب فقہ۔ حدیث۔ اصول فقہ۔ تفسیر ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ۔ تجوید کے ساتھ ساتھ اردو۔ انگلش۔ تلنگی۔ مرہاٹی۔ گجراتی کی تعلیم کا خاطرخواہ انتظام ہے۔ دارالتقاریر بھی قائم ہے اکثر طلبہ کامیاب تقریریں کرتے ہیں۔ طلبہ مدرسہ میں تعلیم پانے کے علاوہ سرکاری مدارس میں جماعت مڈل۔ ہائی سکول۔